کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد سوم تا جلد سیزدہم

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوب رحمہ اللہ

درحالات و مناقب حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا

مترجم

سید المفسرین ادیب اعظم رحمہ اللہ

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ رحمہ اللہ امروہوی

(مصنف دوسو سترہ (۲۱۷) کتب)

ناشر ... ... ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد ۲ کراچی

مطبع ... ... قریشی آرٹ پریس ناظم آباد ۲ کراچی

کتابت ... ... سید شبیہ الحسن نقوی امروہوی

سال اشاعت ... ... ستمبر ۲۰۰۴ء

ہدیہ ... ... ۱۴۰ روپے

ابرار سے ہوں۔ کیا تم ذرّیت رسول میں حق رسول کی رعایت کرنے والے نہیں۔ ابن اشعث نے کہا اے مسلم اپنے نفس کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ میری ذمّہ داری میں آجاؤ۔ فرمایا یہ ہرگز نہ ہوگا جب تک میرے بدن میں طاقت ہے میں گرفتار نہ ہوں گا۔ یہ کہہ کر پھر حملہ کیا وہ خوف زدہ ہوکر بھاگے۔ اب جناب مسلم پر پیاس کا غلبہ ہوا۔ بارگاہ باری میں عرض کی، خدا وندا پیاس مجھ پر غالب آرہی ہے اور کمزور بنا رہی ہے۔ دشمنوں نے زخموں اور پیاس سے بدحواس دیکھ کر ہر طرف سے حملہ کیا بکیر ابن الحمران نے آپ کے بالائی ہونٹ پر ضرب لگائی۔ حضرت مسلم نے اس کے پیٹ پر تلوار مار کر اسے ہلاک کر دیا۔ آخر جناب مسلم گرفتار کر لیے گئے۔ آپ نے ان سے پانی مانگا۔ عمرو بن حریث کا غلام ایک پیالہ میں پانی لے کر آیا جب آپ نے پینا چاہا تو پیالہ خون سے بھر گیا اور اگلے دانت بھی اس میں گر گئے۔ الغرض جناب مسلم کو جو زخموں سے چور چور تھے اسی حالت میں ابن زیاد کے پاس لائے۔

ابن زیاد نے حضرت علیؑ اور امام حسینؑ کو گالیاں دینا شروع کیں۔ حضرت مسلم نے کہا اے دشمن خدا جو تیرا دل چاہے وہ کر ابن زیاد نے حکم دیا کہ ان کو بالائے قصر لے جاؤ اور قتل کر دو۔ جناب مسلم دُعا کرتے جاتے تھے خداوندا ہمارے اور اس قوم کے درمیان انصاف کر جنہوں نے ہمیں دھوکا دیا اور ذلیل کرنے کے بعد قتل کیا جناب مسلم کے قتل کے بعد اس نے ہانی بن عروہ کو اس جگہ قتل کرایا جہاں بکریاں فروخت ہوتی تھیں پھر حکم دیا کہ اس کی لاش کو اُلٹا درخت میں لٹکا دیا جائے اور یہ شعر پڑھا۔

فان كنت لا تدرين ما الموت فانظري الى هانيء في السوق وابن عقيل

اگر تو نہیں جانتا کہ موت کیا ہے تو دیکھ لے ہانی اور ابن عقیل کو بازار میں

قتل کرانے کے بعد اس نے دونوں کے سر ہانی بن حیوۃ الوداعی کے ساتھ یزید کے پاس بھیج دیئے اس نے ان دونوں سروں کو دمشق کے دروازہ پر لٹکوا دیا اور ابن زیاد کو لکھا مجھے خبر ملی ہے کہ حسینؑ عراق کی طرف آرہے ہیں لہٰذا ہر طرف پہرے بٹھا دے اور ان کو گرفتار کرکے اور کوئی تہمت لگا کر ان کو قتل کر۔ تاکہ یہ جھگڑا ہی ختم ہو جائے۔

امام حسین علیہ السّلام کا عزم عراق

جب امام حسین علیہ السلام نے مکّہ سے عراق جانے کا ارادہ کیا تو عمرو بن ہشام مخزومی نے آپ کو منع کیا اور کہا اے میرے ابن عم اللہ آپ کو جزائے خیر دے آپ ہمارے نزدیک بہترین مشیر اور بہترین ناصح ہیں آپ یہاں سے کہیں نہ جائیں۔

ابن عباس آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بہت دیر تک اس بارے میں گفتگو کرتے رہے ہیں لیکن حضرت نے ان کی رائے